روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 45-80 نمبر 166 منگل-26 صفر-1416ھ ' 25 وفا 1374ہش '25 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں

سچے دل سے "عبادت کرو" اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔ ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجے کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ، مگر وہ خدا کے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بد ظنی نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔ جیسے "کلام الٰہی" میں ہے (اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں (-) علم، مال اور دوسرے قویٰ ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

انسان ایک کار خیر کے لئے جب نیّت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا یا نہ تھا، مزاحم ہو اور بد دیانتی کرے تو بھی اوّل الذکر کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیّت کا اجر ملے گا اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 92)

درخواست دعا

○ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا عبد الصمد احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

ہماری پھوپھی محترمہ عائشہ بیگم اہلیہ مکرم کرنل سلطان احمد صاحب آف کوٹ فتح خان ضلع اٹک جو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی بیٹی ہیں معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور C.M.H راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے بہت دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ نسیمہ اسلم صاحبہ زوجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری تحریک جدید خلیل آباد کا بڑا آپریشن ہوا ہے۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اوکاڑہ گذشتہ 6 ماہ سے بعارضہ فالج۔ ہارٹ اٹیک بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری لکھتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم خلیل احمد صاحب دوکاندار گول بازار ربوہ مورخہ 18- جولائی 1995ء بروز منگل مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ آپ قادیان میں بیت مبارک کے نیچے دوکان کرتے تھے پھر ربوہ میں آکر ٹینٹوں میں رہائش رکھنے والے اولین لوگوں میں سے تھے۔ آپ کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت مبارک میں اسی روز مغرب کے بعد پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال اول نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی احباب سے ان کی بلند درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب پنشنر انسپکٹر مال صدر انجمن احمدیہ ربوہ (حال آڈیٹر و قائد تعلیم و تربیت مجلس انصار اللہ جرمنی) مورخہ ۱۴-۷-۹۵ جرمنی میں بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ میت ۱۶-۷-۹۵ بروز اتوار ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دعا بھی کرو اور اللہ تعالیٰ پر توکّل بھی رکھو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں:-
"پس چاہئے کہ خدا پر توکّل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔" حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یہ نہیں فرمایا کہ پورے اخلاص اور پورے جوش اور پوری ہمت سے کام لیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور پورے جوش اور پوری ہمت سے کام لیں، اس لئے کہ اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے۔ تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا، جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔ انسان کو جب اپنی کمزوری اور اپنے نفس کا احساس ہو اور انسان کو جب یہ معرفت اور یقین حاصل ہو کہ اس کا خدا کے حضور کسی چیز کا محض پیش کر دینا کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ مقبول نہ ہو جائے یہ احساس جو ہے اس کے نتیجہ میں یا تو شیطان آئے گا اور کہے گا کہ جب پتہ ہی نہیں کہ ثواب ملنا ہے یا نہیں، تو نہ دو۔ یا فرشتے آئیں گے اور کہیں گے جس نے تمہیں پیدا کیا، جس نے ان ساری چیزوں کو پیدا کیا۔ اس نے تمہیں مال دیا اور اس نے تمہارے لئے ثواب کے یہ سارے مواقع بہم پہنچائے ہیں اس پر توکل رکھو۔ دراصل خدا کے سہارے کے بغیر خدا کا سہارا بھی نہیں ملتا اور خدا کے سہارے کے بغیر، خدا پر توکل کئے بغیر، انسان نہیں کہہ سکتا کہ جو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے وہ مقبول ہو گیا اور اس کا اسے ثواب مل گیا۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چیز تھی، تم اس کی راہ میں دے رہے ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ اخلاص میں کوئی کمی نہیں۔ دنیا سمجھتی ہے کہ تمہارے اندر بڑا جوش پایا جاتا ہے اور دنیا کی نگاہ تمہیں اولوالعزم اور

باقی صفحہ 7 پر

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

25- وفا 1374 ھش   25 - جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدگمانی سے بچیں

گمان سے تو کوئی چارہ نہیں۔ انسان سوچتا ہے اور اپنی سوچ کے مطابق مختلف امور کے متعلق دلائل دیتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اچھی باتیں سوچتا ہے۔ اور بعض دفعہ بری باتیں۔ جب بری باتیں سوچتا ہے تو ان کو ثابت کرنے کے لئے جو دلائل پیش کرتا ہے ان میں سے اکثر نفسانیت کی ایجاد ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ کی ملونی۔ یہ ایسی بات ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا ڈر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ انسان سوچے تو اچھی بات سوچے۔ اور اس کے متعلق دلائل دے تو صرف وہ دلائل جنہیں وہ یقینی طور پر سچے سمجھتا ہے۔ جھوٹ موٹ باتیں کرنے سے اپنی بات کو ثابت کرنا درست طریق نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلے میں اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے

زبان تو بولنے کے لئے ہی ہے۔ وہ بولے گی اور ضرور بولے گی۔ لیکن جس بات سے اسے نقصان پہنچتا ہے وہ ہے بے احتیاطی سے بولنا۔ جب انسان اپنی باتوں کے متعلق احتیاط نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خطرہ مول لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بے احتیاطی پسند نہیں اس لئے کہ بے احتیاطی میں جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ انسان ایسی باتیں کہہ جاتا ہے جو اسے نہیں کہنی چاہئیں۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر بے احتیاطی سے وار کرتا ہے وہ ان کے متعلق بے احتیاطی سے تکلیف دہ باتیں کہہ جاتا ہے اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی ایسی باتوں سے اللہ تعالیٰ کسی صورت میں بھی خوش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ خوش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ بیزار ہو جاتا ہے۔ اور ہم خوب سمجھتے ہیں کہ جس سے خدا تعالیٰ بیزار ہو جائے اس کی زندگی کیا زندگی ہوتی ہے۔ ایسی باتوں کا جو نتیجہ نکلتا ہے اس کے متعلق حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہر وقت بوتے ہیں

اگر ایک قدم غلط اٹھا لیا جائے تو انسان یقیناً غلط راستے پر چل پڑتا ہے منزل دائیں طرف ہوتی ہے اور وہ بائیں طرف چلنے لگتا ہے۔ چنانچہ جوں جوں چلتا جاتا ہے وہ اپنی منزل سے دور ہوتا جاتا ہے اسی کے پیش نظر حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک بات کہہ کر وہ اپنی نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور نیکیوں سے محروم ہونے کے نتیجہ میں پھر ان کے دل میں جو برائی پیدا ہوتی ہے۔ اسے شوخیوں کا بیج کہا جا سکتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری بات اور دوسری کے بعد تیسری بات اور یہ ساری باتیں غلط راستے پر چل نکلنے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر انسان احتیاط کرے اور دوسروں پر حملے کرنے کی بجائے ان کے متعلق اچھا سوچے تو یقیناً یہ بات خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور انسان کی نیکیاں محفوظ رہ سکتی ہیں۔ اور ہر نیکی کے بعد ایک اور نیکی کرنے کا اسے موقعہ مل سکتا ہے۔ اس کے دل میں نیکی ہی نیکی پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے وہ نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے اور پھر بدی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

دوستی کے رُخ سے پردے کو ہٹاتے جایئے
جس کا جیسا بھی ہے چہرہ وہ دکھاتے جایئے
صاف دل اور صاف گو ہونے کا ہے یہ لازمہ
"دوست بنتے جایئے۔ دشمن بناتے جایئے"

ابوالاقبال

○

پھر پیرِ مغاں مائلِ انعام و کرم ہے
پھر بادہ پرستوں کا سرِ چرخ قدم ہے

پھر نشۂ عرفاں میں جہاں جھوم اُٹھے گا
پھر ہاتھ میں ہر شخص کے اِک ساغرِ جم ہے

مانا کہ غمِ عشق ہر اک غم سے ہے بڑھ کر
لیکن میری فطرت کے تقاضے سے تو کم ہے

کیا ذکر کریں کوچۂ محبوبِ خدا کا
ہر ذرّہ وہاں حامل صد باغِ ارم ہے

کچھ بات ہے آہوں کو ہے اُمیدِ اثر آج
نالوں کو مرے آج رسائی کا بھرم ہے

ہم خوب سمجھتے ہیں یہ انداز جفا کا
اس پردۂ رنگیں میں کوئی اہلِ کرم ہے

مجھ سے تمہیں الفت نہ سہی یہ تو بتاؤ
کیوں ایک مرے دل ہی پہ یہ مشقِ ستم ہے

ہوں تیری تمنا میں ہر اک حال میں خوش حال
اب خواہشِ راحت ہے نہ فکرِ غم و ہم ہے

تُو اور نسیم اس کی عنایات سے مایوس؟
ہر چیز یہاں جس کا اِک اعجازِ کرم ہے

نسیم سیفی

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے۔ اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہومیو پیتھک کلاس نمبر 69

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیلاڈونا اور اس سے ملتی جلتی دیگر دواؤں کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات فرمودہ 13۔ مارچ 1995ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر۶۹

لندن- ۱۳- مارچ ۱۹۹۵ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہومیو پیتھی کلاس میں بیلاڈونا اور اس کے ساتھ ملتی جلتی دیگر کئی ادویہ پڑھائیں اور ان کے اہم خواص اپنے ذاتی تجارب کے حوالے سے بیان فرمائے۔

ابتداء میں حضرت صاحب نے فیملی بسکر ابرکی تیاری کے سلسلے میں کام کا جائزہ لیا اور جو کام مختلف رضاکار خواتین کے سپرد تھا ان سے حاصل کیا۔ اور مکرم سلیم بری صاحب کو اس بارے میں ہدایات دیں۔

بیلاڈونا آنکھ کی تکلیف میں زیادہ پانی نہیں بہتا۔ تھوڑی دیر کے بعد قدرے گاڑھا مادہ تھوڑا سا نکلتا ہے۔ لیکن آنکھ کا گہرا نزلہ آنکھ کی سرخی کے ساتھ یوفریزیا کا ہے۔ بیلاڈونا اور یوفریزیا اپی وایلنس اور سرخی میں کافی ملتے ہیں۔ لیکن یوفریزیا میں ورم اتنی نہیں ہوتی۔ سرخی اور شدت پائی جاتی ہے ساتھ پانی تیز بہتا ہے۔ بیلاڈونا میں پانی نہیں بہتا خشک وایلنس ہے آنکھ کے اردگرد سوجن بھی ہوتی ہے۔

نکس وامیکا اور بیلاڈونا میں بھی کیوپرم کے مارے پائے جاتے ہیں۔ کیوپرم تشنج کی غیر معمولی اثر والی دوا ہے۔ یعنی کاپر سے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جن پودوں کے رس میں کاپر کا حصہ ہو ان میں بھی تشنج پایا جائے گا۔

بیلاڈونا میں بالعموم ہر بیماری میں یہی دکھائی دیتا ہے کہ آرام سے فائدہ اور حرکت سے تکلیف۔ مگر اس کی ٹانگوں کے علاوہ' رسٹاکس سے مشابہت ہے۔ جب ٹانگوں میں بیلاڈونا سے تکلیف ہوتی ہے تو ساری ٹانگیں چونکہ بھر جاتی ہیں اس سے بے چینی ہوتی ہے اس کو ریلیز کرنے کے لئے وہ چلتا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ ٹہلنے سے ٹانگوں کی بے چینی میں کچھ کمی آجاتی ہے۔

انفلیمشن آپٹک نرو Optic Nerve اور ریٹینا Retina کی۔ اس کا عام طور پر پتہ نہیں لگ سکتا۔ اگر ہسپتال سے ٹیسٹ کروا کے پتہ چل جائے تو پھر بیلاڈونا' اگر وہ کرانک نہ ہو' اور ابتدائی مراحل سے بیماری گزر رہی ہو تو اس کا علاج کرسکتا ہے۔

جتنی بھی احساس کی مختلف قسمیں ہیں یہ دماغ تک اعصابی رگوں کے ذریعے پہنچتی ہیں۔ اور اعصابی رگ میں صرف ایک تموج پیدا ہوتا ہے وہ تموج دماغ میں جاکر اپنا پیغام منتقل کر دیتا ہے۔ یہ سارا کام اتنی برق رفتاری سے ہوتا ہے کہ سوچنے کا بھی موقعہ نہیں ملتا۔ اس کے ساتھ ہی جوابی کارروائی کا حکم بھی مل جاتا ہے۔ جس کو Reflex action کہتے ہیں۔ پھر جو نیچرل دفاعی نظام ہے اس کو کچھ کرنے کا حکم ملتا ہے۔ وہ خون کے ذریعے اپنے ہرکارے بھیجتا ہے وہ دیکھ کر بتاتا ہے کہ مثلاً بلیڈنگ ہو رہی ہے اس کو روکو۔ چنانچہ وہ گلینڈز جو خون جمانے کے ذمہ دار ہیں خون میں وہ مادہ داخل کر دیں گے اس طرح خون جمنے کا عمل شروع ہو جائے گا اور مسلز کو سکیڑنے کا حکم مل جاتا ہے۔ اگر بیکٹیریا داخل ہو رہے ہیں یا اندر خون جم رہا ہے تو اس کا علاج ہوگا۔ یہ سارا اعصابی رگوں کا کام ہے۔

آپٹک نرو' بصارت کی جو رگیں ہیں یا آنکھ کے پردے پر انفلیمشن ہو جائے تو بیلاڈونا ابتدائی حالت میں مفید ہے کرانک ہو جائے تو یہ فائدہ نہیں دے گی۔

چہرے پر متفرق اثرات ہیں اس میں تشنج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اعصابی رگوں کے دماغ میں مرکز کی خرابی کی وجہ سے جسم کانپنا شروع ہو جائے تو اس کا علاج بھی بیلاڈونا فوری اور موثر طریق پر کرتا ہے۔

اس کی پیاس بھی بعض دفعہ برائیونیا سے بہت زیادہ پیاس کی صورت میں ملتی ہے۔ بعض دفعہ آرسنک کی طرح تھوڑا تھوڑا پانی پیتا ہے آرسنک سے بیلاڈونا کی باقی علامتیں اسے الگ کر دیتی ہیں۔ پہچانا جاتا ہے۔ برائیونیا سے اس کی دوسری علامتیں اس کو الگ کر دیتی ہیں۔ بعض دفعہ آرسنک میں تلی پیاس بھی لگتی ہے اور بعض دفعہ جیل سیمیم کی طرح بالکل غائب بھی ہو جاتی ہے۔

علامات ضروری نہیں ہوا کرتا کہ ہر علامت ہر مریض اور ہر مرض میں پوری طرح ظاہر ہو جائے۔ بعض ظاہر ہوتی ہیں انہی سے علاج شروع کر دینا چاہئے۔

ایک چیز اس میں ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ عورتوں سے بھی بیلاڈونا کا مزاج ملتا ہے۔

کھٹی چیزوں کی خواہش۔ یہ بیلاڈونا میں نمایاں ہے۔

اس میں کھلے پانی والے اسہال نہیں لگتے بلکہ تھوڑے تھوڑے۔ اس میں یہ آرسنک سے ملتا ہے آرسنک سے فرق یہ ہے کہ آرسنک کے سٹول سیاہی مائل ہوتے ہیں اور اس میں درد اور بے چینی اس کے مقابل پر بہت زیادہ ہے۔ بیلاڈونا کے اسہال میں بے چینی نہیں ہے۔ تھوڑا تھوڑا عام طریق پر خارج ہوتا ہے۔

ہیمورائیڈز بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ پراسٹیٹ (غدہ قدامیہ) گلینڈ میں بیلاڈونا اس وقت کام آئے گا جب ابتدائی' اتفاقی حادثہ میں پیشاب میں رکاوٹ پڑے۔ بعض دفعہ چوٹوں سے ہو جاتی ہے۔ اس وقت اگر پراسٹیٹ کی علامتیں ملتی ہوں تو بیلاڈونا موثر دوا ہے۔ لیکن کرانک کیسز میں نہیں ہے۔

گردے میں پتھری ہو تو بیلاڈونا استعمال ہوتی ہے اس وقت جلنے کی علامت اس میں پائی جاتی ہے۔ اگر پتھری کو اس نے Relax کیا ہے تو جو پیشاب آئے گا اس میں ریزے ریزے نکل رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اندر جو زخم ہوتے ہیں اس کی وجہ سے ساری نالی جلن محسوس کرتی ہے۔

بعض دفعہ بلیڈر (مثانہ) میں پیشاب اکٹھا ہوتا رہتا ہے اور پھر اچانک شدید پیشاب آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جیسے دباؤ پڑ جائے۔ یہ بیلاڈونا میں نمایاں بات ہے۔ اس ساری نالی کے تشنج میں خاص علامت ہے۔ ایک اور علامت ہے کہ پیشاب رکتا نہیں۔ روکنا برداشت نہیں ہوتا اور بچوں کے بعد بعض دفعہ عورتوں میں یہ علامت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا علاج یا کاسٹیکم ہے یا پھر کالی کارب۔ نسبتاً عارضی تکلیف کاسٹیکم کو طلب کرے گی۔ اور اس سے فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اگر گہری عضلاتی کمزوریاں ہیں جو فالج سے مشابہہ ہوں تو کالی کارب بہت موثر ہے۔ اگر بچے کی پیدائش سے تعلق ہو تو فوری طور پر کاسٹیکم دیں اور بعد میں بداثرات کو رکونے کے لئے کالی کارب دیں۔

عموماً ۳۰ میں دی جاتی ہے۔ اوپر بھی دی جا سکتی ہے۔ اس سے کم نہیں۔ روزمرہ کے استعمال میں ۳۰ تک کا ہی تجربہ کرنا چاہئے۔ کالی کارب خصوصاً اونچا دینا خطرناک ہو سکتا ہے۔ گاؤٹ میں اونچی طاقت شدید رد عمل پیدا کر دیتی ہے۔ ۳۰ سے جب فائدہ ہو جائے اور فائدہ رک جائے تو پھر اونچی طاقت دیں۔ اور شروع میں ہی اونچی طاقت نہ دیں۔ کاربوویج کے بعد بھی دیں تو کالی کارب کو اونچا نہ دیں۔ کالی کارب کاربوویج کے لئے مریض کو تیار کرنے میں مفید کام کرتی ہے۔

بیلاڈونا کا جو عورتوں سے خاص تعلق ہے اس بارے میں لکھا ہے کہ عورتوں کو جب سردی لگتی ہے خاص طور پر' مردوں کو بھی' مگر عورتوں کو خاص طور پر' عورتیں بعض دفعہ جب عمر بڑھ جاتی ہے تو بچے کی پیدائش چونکہ بار بار ہوتی ہے اس کے بداثرات بڑی عمر میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق اصل میں اسی سے ہے۔ اس وقت اگر پیشاب نہ رکتا ہو تو کالی کارب زیادہ موثر ہے۔ کینٹ نے لکھا ہے ڈلکامارا اور کاسٹیکم دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرا تجربہ ہے کہ ابتداء میں پہلے کاسٹیکم دینی چاہئے اور اگر فوری طور پر فالجی اثرات ہوئے ہوں تو وہ دور بھی ہو جاتے ہیں۔

کرانک کیسز جو بڑی عمر کی عورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں وہ اگر فوری طور پر ظاہر ہوں تو کاسٹیکم پہلے دی جاتی ہے۔ اگر رفتہ رفتہ بڑھنے والی کمزوری ہے تو کاسٹیکم کی بجائے کالی کارب کام کرے گی۔ ڈلکامارا اس وقت دینا ہے جب ہوا میں نمی بہت ہو۔ اور سردی بھی ہو۔ کاسٹیکم میں نمی ضروری نہیں ہے۔

ایسی عورتیں جو کالی کارب چاہتی ہیں وہ تھوڑی سی Irritable ہوتی ہیں۔ ان میں چڑ جانے کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ وہ عورتیں جو دباؤ میں آکر جذباتی ہو جاتی ہیں رونے کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے پلسٹیلا ہے۔ بہت سے لوگ ایک جیسی بیماریوں میں کالی کارب اور پلسٹیلا میں فرق نہیں کرسکتے۔ یہ فرق اس پہلو سے بھی ہے اور ٹھنڈے اور گرم ہونے کے لحاظ سے بھی۔ کالی کارب میں بالعموم پاؤں بہت ہی ٹھنڈے ہوتے ہیں اور ایسا مریض خواہ مرد ہو یا عورت اگر اس کی ہسٹری میں کالی کارب کی علامتیں موجود ہوں تو ایک ہی خوراک کالی کارب کی اس کے پاؤں گرم کرکے اسے ٹھیک کر دے گی۔ ایسی دوائیں جو غیر معمولی طور پر ہاتھ پاؤں کو گرم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں ان میں ایک سورائینم ہے جو چوٹی کی دوا ہے۔ ایک سلیشیا ہے۔ یہ دونوں لمبے عرصے کی دوائیں ہیں۔ اور ایک کالی کارب ہے۔ یہ تینوں دوائیں میں نے استعمال کرکے دیکھی ہیں فوری اثر کرکے تکلیف کو ایک دم رفع کر دیتی ہیں۔

پلسٹیلا میں یہ ہے کہ ہاتھ جلتے ہوں اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ اس لئے فرق سمجھنا چاہئے۔ کالی کارب سے اس کی مشابہت پاؤں ٹھنڈے ہونے میں ہے لیکن کالی کارب میں یہ نہیں ہوتا کہ ہاتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جل رہے ہوں اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ کالی کارب میں پاؤں ٹھنڈے ہیں ہاتھ چاہے گرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور پلسٹیلا میں ہاتھ گرم ضرور ہوتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ عدم توازن ضرور رہے

بیلاڈونا میں پاؤں بہت ٹھنڈے اور سر بہت گرم۔ یہ بیلاڈونا کی خاص علامت ہے۔ کوئی بھی ماؤف حصہ جہاں بھی وہ ہے وہ غیر معمولی طور پر گرم ہو جائے گا۔ آگ لگ جائے گی۔ اور جو دوسرے حصے ہیں بدن کے وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ لیکن جو گرمی ہوتی ہے وہ ٹھنڈ کے نتیجے میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے ہوتی ہے۔

اگر عورتوں کے رحم میں لمبی بیماری کے طور پر نہیں بلکہ کسی فوری بیماری کے نتیجے میں اوووریز Ovaries یا رحم سکڑ جائے تو جلن کا بہت احساس ہو جیسے آگ لگ رہی ہے اس صورت میں یہ دوا بہت اچھی ہے۔

جلن کے احساس میں یہ کالی کارب سے بھی مشابہہ ہے۔ کالی کارب کو میں نے ٹھنڈا لکھا تھا۔ لیکن اس میں جلن بھی پائی جاتی ہے۔ اس کی جلن Spots میں ہوتی ہے۔ ہاتھ پاؤں میں نہیں۔ گول دائرے میں ایک جگہ محسوس ہوتی ہے کہ بہت گرم ہو گئی ہے۔ اور وہ ماؤف Patch نہیں ہے۔ بیلاڈونا میں جو گرمی ہے وہ سوجے ہوئے ماؤف حصے میں ہے کالی کارب میں بعض دفعہ گھٹنے کے اوپر گرمی کا ایک احساس ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پیٹ پر کہیں محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ اندر کی بیماری کی اطلاع دیتا ہے خود ماؤف نہیں ہے یہ اندر کی بیماری کی تکلیف کو باہر ظاہر کر رہا ہے۔ کالی کارب میں یہ جگہ بیمار نہیں ہے وہ ضرور اندر کا پتہ دے رہی ہے۔ پیچش میں اگر پیٹ پر گرم Spots ہوں تو کالی کارب کی علامت ہے۔ گردے میں تکلیف ہو رہی ہے لیکن اگر گرم Patch کوئی بڑا نمایاں پیدا ہو جائے اس میں کالی کارب کا سوچنا چاہئے۔ لیکن اگر گرمی کے ساتھ وہ حصہ ماؤف بھی ہو پھولا ہوا بھی ہو سوجن بھی ہو تو پھر بیلاڈونا کی طرف دماغ جائے گا۔

بیلاڈونا میں رحم جس طرح مٹھی بند ہو جائے اس طرح تیزی سے سکڑتا ہے اور یہ دراصل اس کا تشنج ہے اس کے نتیجے میں لازماً درد ہو گی اور اندر بوجھ محسوس ہو گا اور اس کے ساتھ کھلا کھلا سرخ رنگ کا خون چمکدار بہتا ہے یہ علامات ملی فولیئم اور فاسفورس میں بھی ہیں۔

ابارشن کے نتیجے میں جو بلیڈنگ شروع ہوتی ہے اس میں سباٹنا بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مگر بیلاڈونا بھی اس بلیڈنگ کو روکنے کے لئے اچھی دوا بتائی جاتی ہے۔ خواہ وہ پہلے ہو خواہ بعد میں ہو۔ اگر دوسری ابارشن ہو تو اس میں بیلاڈونا بھی اثر دکھا سکتی ہے مگر اس میں نسبتاً گہری دوائیاں چاہئیں ان میں سباٹنا بھی ہے۔

ہیمرج میں جو خاص طور پر پیدائش کے بعد یا Confine ment کے دوران ان میں بیلاڈونا اچھی ہے اس میں بالعموم دائیں طرف بیماری کا رجحان زیادہ ہے مگر اووری میں جہاں شدید تشنج اور گرمی کا احساس ہوتا ہے اس میں دائیں طرف زیادہ امکان ہے بہ نسبت بائیں طرف کے۔ نیچے کی طرف رحم گرتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اگر وقت پر دوا نہ دی جائے تو واقعتہً گرتا ہے۔ علامات یاد رکھیں گرمی، ورم اور بوجھ۔ اس سے آپ اکثر بیلاڈونا کی بیماریوں کو پہچان لیں گے۔ وقت پر دینے سے ان کا کرانک ہونے کا احتمال ختم ہو جاتا ہے۔

وہ حاملہ عورتیں جہاں دوسری دفعہ اسقاط ہوتا ہے اگر وہ حساس اور زود حس ہوں، آوازوں اور قدموں کی چاپ پر 'بالعموم' تو ان میں بیلاڈونا بہت موثر Preventive ہے ابارشن کا۔ اگر عمومی علامتیں بیلاڈونا کی پائی جائیں اور زود حسی گرمی کا بھی احساس ہو۔ جلن کا احساس ہو' خون رش کرتا ہو۔ اگر یہ عمومی مزاج ہو تو اس میں بیلاڈونا بہت موثر ہے ابارشن کو روکنے میں' عادت کو توڑنے میں۔ اور اگر شروع میں دے دیں تو ابارشن کو روک بھی دیتا ہے۔

اس کی آواز اور گلے کی نالیوں کے ساتھ بھی بعینہ یہی علامتیں تعلق رکھتی ہیں جو میں بتا چکا ہوں۔ Larynx میں اچانک بیماری ہوتی ہے۔ آواز بعض دفعہ اچانک بیٹھ جاتی ہے۔ آواز اگر اچانک بیٹھے تو اس میں کاسٹیکم کی طرف بھی خیال جا سکتا ہے اور بیلاڈونا کی طرف بھی۔ کاسٹیکم میں اچانک ٹھنڈ لگ جانے سے عضلاتی فالج ہو جاتے ہیں اور آواز کا بھی فالج ہو جاتا ہے اور بیلاڈونا میں خون کے غیر معمولی دباؤ کی وجہ سے وہاں پریشر بن جاتا ہے اگرچہ مستقل فالج نہیں ہوتا۔ مگر ہوتا اچانک ہے۔

بیلاڈونا کی علامتیں خون کے دباؤ اور نمایاں گرمی سے پہچانی جائیں گی۔ کاسٹیکم میں یہ علامتیں نہیں ملتیں۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ربوہ میں (بیت) الاقصیٰ کی طرف جا رہا تھا تو وہاں رستے میں ریلوے لائن پر ایک آدمی ملا وہ موچی تھا یا مزدور تھا کوئی۔ اس نے مجھے ہاتھ دے کر روکا آواز نہیں آ رہی تھی۔ وہ سردیوں کے دن تھے۔ اس کو میں نے فوراً لکھ دیا کہ وقف جدید میں جاؤ اور کاسٹیکم کی ایک خوراک ۱۰۰۰ طاقت میں لے لو اور اس دن شام کو یا دوسرے دن جب میں وہاں سے گزرا تو اس نے بڑی اونچی آواز میں مجھے مخاطب کر کے کہا دیکھو جی میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ ایک ہی خوراک کاسٹیکم کی دی تھی اللہ کے فضل سے فوراً آواز واپس آ گئی۔ تو یہ اندازہ لگانا پڑتا ہے کہ موسم کیسا ہے۔ طرز سے کیسا لگتا ہے۔ اس میں کوئی وائلینس کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ اچانک گلا بیٹھا ہے میں نے محسوس کیا کہ خشک سردی لگی ہے اور کچھ چیز نہیں۔

اس طرح اگر مزاج پہچان لیں تو آپ کو زیادہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بعض کی ایک دو باتیں بتانے سے اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ مگر یہ جلدی جو ہے پتہ لگنے کی یہ آپ کی لمبی محنت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ اچانک نہیں پیدا ہوتی۔ آپ لیکچر پڑھتی یا سنتی ہیں تو بار بار ان کو پڑھیں یا سنیں۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے مزاج میں داخل ہو جائیں۔

جس طرح کوئی دوست خواہ دیر کے بعد ملے آپ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ اسی طرح ہومیو پیتھی دواؤں کو دوست بنائیں۔ مگر یہ بار بار اور لمبے عرصے کی محنت سے ہوتا ہے۔ دوست کوئی ایک دن میں تو نہیں بن جاتا۔ بار بار ملتا ہے۔

بعض لوگ ہیں جن کی آوازیں ابھی کچھ ابھی کچھ۔ ابھی موٹی ابھی پتلی چیخ نما۔ یہ اگر وقتی ہو تو بیلاڈونا بہت اچھی ہے لیکن بعض کو کرانک ہو جاتی ہے۔

پرانے زمانے میں خوشکن آواز کی دوا املا کرتی تھی۔ ایک دوست تھے انہوں نے دوا لی۔ ان کا بیان ہے کہ گولی منہ کے اندر اور آواز باہر ساری عمر یہ تکلیف ہو گئی کہ کبھی آواز پتلی کبھی موٹی۔ پتہ نہیں ظالم نے کیا دیا تھا۔

کرانک میں یہ کام نہیں آئے گی۔ کرانک میں ایک تو مکمل فالج ہوتا ہے اس میں آواز بند ہو جاتی ہے ایک ہے جس میں جزوی فالج ہو جاتا ہے اس میں بعض اوقات آواز میں جان پڑ جاتی ہے کبھی اچانک جان نکل جاتی ہے بیلاڈونا میں اگر یہ عارضی طور پر ہو تو بہت موثر ہے۔

اس میں لیٹنے کے بعد رات کو کھانسی زیادہ بڑھتی ہے۔ اور تشنجی ہے۔ کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی ہے۔ سونے کے بعد جو کھانسی اٹھتی ہے اس میں لیکیسز ہے۔ فیرم فاس میں بھی ہے۔ ایک اور دوا ہے یوفریزیا۔ یہ نزلاتی اثرات سے ساتھ ساتھ کھانسی ہو۔ تو اس میں یوفریزیا میں یہ علامت ہے کہ چونکہ اس کی آنکھ کا پانی تیزابی ہے۔ اور گلے کا پانی تیزابی نہیں ہے۔ جب وہ لیٹتا ہے تو آنکھ کا پانی پیچھے گرنے لگتا ہے۔ آدھ گھنٹے یا گھنٹے کے اندر وہ اتنی سوزش پیدا کر دیتا ہے کہ کھانسی ہو جاتی ہے۔ دن بھر آرام رہے گا لیٹنے کے کچھ دیر کے بعد کھانسی سے آنکھ کھل جاتی ہے۔

کچھ دیر کے بعد آنکھ کا کھلنا اور کھانسی کا آنا لیکیسز کا بھی حصہ ہے کیونکہ ہر نیند میں لیکیسز کی تکالیف بڑھتی ہیں۔ اور بعض بچوں کو بعض دفعہ رات کو کھانسی شروع ہوتی ہے اور لگتا ہے سونے کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ لیکن بعض دواؤں میں رات کے گیارہ بجے بیماری بڑھتی ہے۔ ککیریا فاس میں بھی یہ گیارہ بجے کی علامت موجود ہے۔ برومیئم میں بھی رات گیارہ بجے کی علامت ہے جو بچہ رات ۸-۹ بجے سو جائے اور رات گیارہ بجے تکلیف شروع ہو جائے تو یہ لیکیسز نہیں' نہ ہی یوفریزیا ہے۔ وہ وہ دوائیں ہیں جن کا نیند سے نہیں گیارہ بجے سے تعلق ہے۔ اس میں برومیئم چوٹی کی دوا ہے۔ خصوصاً اگر دمے کا حملہ رات کو گیارہ بجے زیادہ ہو جائے اس میں یہ بہت مؤثر ہے۔

ایک اچھی بات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حکمت اور دانائی کی بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ اسے چاہئے کہ جہاں سے بھی اسے پائے لے لے۔ کیونکہ وہ اس کا بہترین حقدار ہے۔

برومیئم کی اور خصوصیت یہ ہے کہ اس کو نمی اور سمندری ہوا سے تکلیف بڑھنے کی بجائے آرام آتا ہے۔ نیٹرم میور کو سمندری یا نمکین ہوا سے تکلیف بڑھتی ہے۔ اگر سمندر کے قرب میں کسی کے دمہ بڑھتا ہو اس میں نیٹرم میور بھی اور نیٹرم سلف بھی اہم دوا ہے جو یاد رکھنی چاہئے۔ یہ مریض خشک علاقوں میں چلے جائیں تو نسبتاً آرام رہتا ہے۔ اگر لاہور ملتان کا رہنے والا کراچی جا کر دمہ کا شکار ہو جائے تو اس میں برومیئم ضرور یاد رکھنی چاہئے۔

بیلاڈونا میں کھانسی میں درد بہت پائی جاتی ہے۔ سلفر۔ ہیپر سلف۔ برائیونیا۔ فاسفورس میں بھی کھانسی میں درد زیادہ ہوتی ہے۔ بیلاڈونا عارضی دوا ہے لیکن شروع میں اگر اس کی علامتیں پہچانی جائیں تو بہت موثر دوا ہے۔ چھوٹے عرصے کی بیماریاں ہیں نمونیہ اور پلوریسی وغیرہ ان میں دوا دی جائے تو انہیں سنبھال لیتی ہے۔ بہت ہی کم عرصے میں اثر کرنے والی نہیں ہے۔

اگر روماٹزم یعنی جوڑوں میں ورم پائی جائے۔ اگر اچانک پھولیں تو بیلاڈونا فائدہ بھی فوراً دیتی ہے۔ عموماً روماٹزم میں دواؤں کے اثرات بہت آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور بہت تیز کوشش بھی نہیں کرنی چاہئے۔ بیلاڈونا اسی وقت کام کرے گا جب اس کی علامتیں پائی جائیں۔ اگر کسی وجہ سے خون کا رش ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں جوڑ پھول جائیں گرمی کا احساس نمایاں ہو گا۔ دھڑکن ہو۔ بیلاڈونا کی چند خوراکیں اس تکلیف کو لمبا ہونے سے بچا لیتی ہیں۔

ٹانگوں میں Cramps اس کا خاص حصہ ہیں۔ خصوصاً بچوں میں' یعنی تشنج۔ اس کو پٹھا چڑھنا بھی کہتے ہیں۔ یہ تشنج ہی ہے۔

بیلاڈونا میں تشنج سر کو پیچھے کی طرف کھینچتا جاتا ہے اور سامنے کی طرف نہیں ہوتا۔ پیچھے کی طرف کھینچنے کے لئے مشہور چوٹی کی دوا بیلاڈونا کے علاوہ کوکس کیکٹائی ہے جو پیچھے کی طرف سارے بدن کو اکڑاتی ہے۔ بعض مرگی کے مریضوں میں بھی یہ علامت ہوتی ہے اس میں بھی کوکس مفید ہے۔

ایپس Apis میں بھی وائلینس اور گرمی ہے۔ یعنی شہد کی مکھی کے کاٹنے میں۔ تو اس میں اور بیلا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

کے ٹو اور کرنل عطاء اللہ

ٹورانٹو میں عزیزم طاہر شفیق ملنے کے لئے آیا۔ طاہر سے پرانی یاد اللہ ہے۔ لاہور میں گگو کا دوست تھا میرے گھر میں آنا جانا رہتا تھا۔ نہایت شریف اور سلجھا ہوا لڑکا کیمیکل انجینئر بنا اور اب مدتوں بعد ٹورانٹو میں اس سے ملاقات ہوئی۔ وہی چمکتی ہوئی ذہین آنکھیں اور وہی رکھ رکھاؤ! اس کی بیوی اور بچے بھی ساتھ تھے۔ اس کی بیوی نے بتایا کہ وہ پنجاب یونیورسٹی میں سوشل ورک کی استاد ہیں تب ہم نے اپنے پرانے شناساؤں کا حوالہ دیا۔ بیگم عطاء اللہ جو پہلی صدر شعبہ تھیں ہماری بزرگ ہیں۔ اور ایم اے ملک' جو اس شعبہ کے بین الاقوامی طور پر جانے پہچانے استاد تھے اور عالمی شہرت کے دست شناس تھے ہمارے روم میٹ رہے تھے' ہم اورینٹل کالج میں داخل ہوئے تو ملک صاحب اورینٹل کالج کے ہاسٹل میں رہنے کے خواہش مند تھے۔ ہفتہ دس دن تو ہمارے ساتھ ہمارے ہی کمرہ '۲۳' ہوسٹل میں قیام فرما رہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار صاحب کے خالی کئے ہوئے کمرہ میں چلے گئے!

طاہر کی بیوی ہماری شناسائیوں کی روداد' حیرت سے سنتی رہی! حیرت سے اس لئے کہ ہم جو باتیں بیان کر رہے تھے وہ اس بی بی کی پیدائش سے بھی پہلے کی باتیں تھیں! قصہ ہائے پارینہ! بیگم قمر عطاء اللہ ریٹائر ہو چکی تھیں۔ ایم اے ملک بھی ریٹائر ہو کر کہیں گوشہ نشین تھے۔ حتیٰ کہ بعد میں صدر شعبہ بننے والی' بیگم رفعت رشید بھی ریٹائر ہو چکی تھیں! بیگم رفعت رشید کا نام ہمارے ذہن سے محو ہو رہا تھا ہم نے ان کے بھائی بریگیڈیئر شامی شہید کا نام لیا! خاتون اس نام سے بھی واقف نہیں تھیں۔ جب ہم نے اسے بتایا کہ بریگیڈیئر شامی' ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شہید ہونے والے فلیگ سٹاف افسر تھے' تو وہ اور زیادہ حیران ہوئیں۔ یکایک ہمارے ذہن نے رفعت رشید کا نام اگلا تو ہماری بات اس بی بی کے پلے پڑی! وقت کس طرح بدلتا ہے! لوگ ماضی کا حصہ بن جاتے ہیں مگر ان کی یادیں اور باتیں ماضی کا حصہ نہیں بنتیں!

ہمیں یاد ہے کہ بیگم قمر عطاء اللہ' پنجاب یونیورسٹی کی احمدی استاد اور سوشل ورک کی صدر شعبہ تھیں۔ اولڈ کیمپس میں لائبریری کے اورینٹل سیکشن کے اوپر سوشل ورک کا شعبہ قائم تھا۔ بیگم صاحبہ 'نہایت صاف سادہ صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس' سفید دوپٹہ سر پر اوڑھے تشریف لاتیں۔ اپنی شیورلیٹ کار سے اترتیں اور آہستہ آہستہ وقار سے اپنے شعبہ میں چلی جاتیں۔ ہم نے کئی بار' لائبریری میں آتے جاتے انہیں دیکھا۔ دائیں بائیں دیکھنا انہیں نہیں آتا تھا! ان سے واقفیت تو بعد میں ہوئی! اس وقت سے لے کر آج تک ہم پر مہربانی فرماتی ہیں اور ہم بھی ان کے بچوں میں شمار کئے جاتے ہیں!

ادھر کینیڈا میں یہ بات ہوئی۔ ادھر جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن ہم ایک دن کے لئے جلسہ میں لندن حاضر ہوئے۔ کھانے کے وقفہ میں یکایک دیکھا کہ ایک جگہ شاہد احمد عطاء اللہ کھڑا ہے۔ شاہد سے ملنے کے لئے آگے بڑھے تو بیگم عطاء اللہ بھی نظر آئیں۔ نہایت ضعیف اور کمزور ہو گئی تھیں۔ کسی خاتون نے سہارا دے رکھا تھا۔ غالباً بچی تھیں۔ شاہد کی بیگم! ہم نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔ پہچان گئیں۔ اسی طرح محبت سے پیار کا ہاتھ ہمارے شانے پر رکھا! وہ پرانے زمانے آنکھوں کے سامنے آ گئے!

ہم اورینٹل کالج میں پڑھتے تھے اور اپنے پڑھائی کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ایچیسن کالج میں ٹیوشن پڑھاتے تھے۔ شام کو ان کی پریپ کلاس میں پڑھانے جاتے۔ واجد علی' تنویر عزیز اور بے شمار دوسرے لڑکے جن میں سے بعض سیاسی میدان میں بہت مشہور ہوئے ہمارے شاگرد تھے۔ غلام مصطفیٰ کھر' حامد ناصر چٹھہ وغیرہم۔ کرنل عطاء اللہ صاحب کے صاحبزادے عزیزی فرید احمد عطاء اللہ بھی ایچیسن کالج میں پڑھتے تھے۔

ایک روز' نیلا گنبد والی مسجد کے سامنے کرنل اور بیگم عطاء اللہ سے ملاقات ہوئی۔ بیگم عطاء اللہ کہنے لگیں۔ آپ ایچیسن کالج میں پڑھاتے ہیں' میں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمانے لگیں "میرا بیٹا فرید بھی وہیں پڑھتا ہے" میں نے بتایا "میں جانتا ہوں! اس کے ساتھیوں میں سے تنویر عزیز میرے پریپ گروپ میں ہے!" فرمانے لگیں' "کیا آپ اسے ٹیوشن پڑھا سکتے ہیں؟"۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ ساٹھ روپے ہمیں کرنل عطاء اللہ صاحب کے ہاں سے ملنے لگے۔ سو روپیہ ایچیسن کالج سے ملتا تھا! ہم خوش حال ہو گئے! مگر ساٹھ روپے تو اپنی جگہ رہے! ۱۰۔ ریٹیگن روڈ۔ ہمارا لاہور کا گھر بن گیا! اس وقت سے لے کر آج تک ہمیں اس گھر میں کبھی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔ منیر احمد عطاء اللہ اور شاہد احمد عطاء اللہ ہمارے دوست تھے۔ فرید احمد عطاء اللہ ہمارا شاگرد ہو گیا اور عزیزی درثمین احمد ہماری ننھی منی شاگردہ! منیر تو پاکستان سے ایسا گیا کہ اب چالیس پینتالیس برس ہوتے ہیں اس سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی۔ شاہد ملٹری میں رہا۔ اب اپنا کاروبار سنبھالے بیٹھا ہے۔ کرنل انیس احمد عطاء اللہ اس وقت برطانیہ کی سینڈ ہرسٹ ملٹری اکیڈمی میں ٹریننگ لے رہے تھے۔ آج کل اپنے ابا کی جگہ کمپنی کے ایم ڈی ہیں۔ فرید عطاء اللہ ہمارا دوست بھی ہے اور شاگرد بھی۔ فرید آج بھی اس طرح احترام سے رہتا ہے اور ہمیں بھی اس بڑے فرید عطاء اللہ کے اندر وہی ۶۰۔۱۹۵۸ء والا فرید اچھلتا کودتا نظر آتا ہے۔ درثمین' جسے سب لوگ پیار سے درو کہا کرتے تھے اب ڈاکٹر درثمین احمد ہے اور پاکستان میں نفسیات کی مانی ہوئی شخصیت ہے! مگر کرنل صاحب! کرنل عطاء اللہ موجود نہیں!

کرنل عطاء اللہ' پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے مگر پاکستان اور بین الاقوامی حلقوں میں کوہ پیما کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ کوہ پیماؤں کی جس ٹیم نے پہلی بار کے ٹو سر کیا تھا کرنل عطاء اللہ اس ٹیم کے رکن تھے۔ اس مہم کی کامیابی نے انہیں بین الاقوامی حلقوں میں روشناس کروا دیا۔ کرنل عطاء اللہ کی سوانح عمری

A Citizen of two worlds

خاصے کی چیز ہے اور امریکہ کے مشہور پبلشر نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کی شہرت ہوئی تو مکتبہ فرینکلن نے اس کا اردو ترجمہ کروانا چاہا۔ ایک مشہور مصنف نے ترجمہ کیا مگر پہلے باب کا ترجمہ کرنا کسی ایسے شخص کے لئے ممکن ہی نہیں تھا جو جماعت احمدیہ کے علم کلام سے واقفیت نہ رکھتا ہو! چنانچہ اس پہلے باب کا ترجمہ کرنے کی سعادت ہمارے حصہ میں آئی۔ کرنل عطاء اللہ' تفنن طبع کے طور پر کہا کرتے تھے کہ اردو دان حلقوں کے لئے اس کتاب کا پہلا باب ہی کافی ہے!

بین الاقوامی حلقوں میں پڑھی جانے والی اس کتاب کے پہلے باب میں کرنل صاحب نے اپنے خاندان میں احمدیت کے نفوذ اور برکات کا بڑے دلنشین انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

کرنل صاحب نے فوج سے ریٹائر ہو کر اپنا کاروبار شروع کیا۔ انڈس ویلی کنسٹرکشن کمپنی کے نام سے ٹیوب ویل لگانے والی کمپنی قائم کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں۔ کرنل صاحب کی شخصیت کے دو پہلو بہت نمایاں رہے۔ جرات مندی اور دیانت داری! جرات مندی کے ضمن میں ان کی یہ بات ہمیشہ یاد رہے گی کہ بڑے سے بڑے اور ترقی پسند سے بھی ترقی پسند حلقہ میں اپنی احمدیت کا تذکرہ کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ پر آشوب دوروں میں بھی یہی سننے میں آیا کہ ریٹیگن روڈ پر الگ تھلگ اور گھرے ہوئے ہونے کے باوجود نہایت جرات اور حوصلہ سے رہتے تھے اور کسی کو ان کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے کی جرات نہیں ہوتی تھی! پھر گلبرگ میں اٹھ آئے وہاں بھی ہر شخص کو پتہ تھا کہ یہ احمدی کی کوٹھی ہے۔

کرنل عطاء اللہ' حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے دوستوں میں سے تھے۔ کرنل صاحب کی سوجھ بوجھ اور دیانت کی وجہ سے انہیں فضل عمر فاؤنڈیشن کا کرتا دھرتا بنایا گیا تھا اور کرنل صاحب نے یہ خدمت بطریق احسن انجام دی۔

جلسہ سالانہ پر سارا خاندان حاضری دیتا۔ چھوٹے بڑے سب آتے تھے۔ عیش و تنعم میں رہنے کے باوجود جلسہ کے دنوں میں ان لوگوں کا رہن سہن دیکھنے والا ہوتا تھا۔ کمرہ ہے تو فرش پر پڑے ہیں۔ چھولداری ہے تو کسیر پر براجمان ہیں۔ کبھی یہ احساس نہیں ہوتا تھا کہ انہیں کوئی بے آرامی ہے۔ گھر میں ایک چھوڑ دو بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ چھ کاریں ہیں مگر جلسہ کے دنوں میں پیدل ہی چلتے تھے۔ کرنل صاحب کا گھرانہ منفرد نظر آتا تھا۔

کرنل عطاء اللہ' کے گھر میں' بیگم عطاء اللہ کی حکمرانی تھی۔ کوئی ان کے سامنے دم نہیں مارتا تھا۔ کرنل صاحب بھی ان کے سامنے سر نہیں اٹھاتے تھے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی احساس ہوتا تھا کہ کسی سگھڑ خاتون کا گھر ہے۔ ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی۔ ہر بات میں رکھ رکھاؤ۔ بچوں کے کمرے علیحدہ اور بچوں کے ذوق کے مطابق سجے ہوئے! گھر میں زیادہ نوکر بھی نہیں تھے۔ صرف ایک مولا بخش تھا' جو کرنل صاحب کا ملٹری کا ساتھی تھا۔ گھر کا فرد ہی تھا۔ کسی کم عمر بچے کی مجال نہیں تھی کہ مولا بخش کے ساتھ کسی قسم کی بدتمیزی کرے۔ بیٹھنے کے کمرہ میں ہم پڑھاتے تھے۔ فرید احمد عطاء اللہ 'نہایت ذہین مگر شریر بچہ تھا۔ کسی کے قابو نہیں آتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں ایک حادثہ کی وجہ سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ فرید کو گھر میں کہیں ٹوٹو کی گولی پڑی ہوئی نظر آ گئی بچے نے ہتھوڑی پکڑی اور اسے پیٹنا شروع کیا ارد گرد کوئی روکنے والا نہیں تھا۔ گولی اچانک پھٹی۔ اور سیدھی آنکھ میں جا کر پیوست ہو گئی! گھر میں قیامت آ گئی۔ بچہ بے ہوش ہو گیا۔ خدا خدا کرکے ہسپتال پہنچے۔ آپریشن ہوا۔ معلوم ہوا گولی دماغ کی جھلی تک پہنچی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے نہیں گئی۔ ورنہ بچے کی زندگی ضائع ہو جاتی یا خدانخواستہ عمر بھر کے لئے بیکار ہو جاتا! اس حادثہ کی وجہ سے فرید اپنے ہم عمر بچوں سے تھوڑا سا پیچھے رہ گیا اور لاڈ پیار کی وجہ سے ذرا سا پرابلم چائلڈ بن گیا!

بیگم عطاء اللہ نے پہلے ہی دن یہ ساری باتیں ہمیں بتا دیں اور بتا دیا کہ فرید سے کیسا سلوک روا رکھا جائے۔ ہم نے فرید کو پڑھایا کم اس سے دوستی زیادہ کی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی فرید احمد عطاء اللہ اسی طرح ہمارا دوست ہے اور کسی مسئلہ سے دوچار ہو تو ہماری طرف بھاگتا ہے! اس کی بیوی رشدی بھی اس کی طرح ہماری عزت کرتی ہے اور بچے؟ اس کے بچے تو ہمارے پوتے پوتیوں جیسے ہیں! اللہ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین!

ہمیں اس بات کی بہت خوشی رہی کہ کرنل عطاء اللہ صاحب اور بیگم عطاء اللہ نے ہمارے کام کو پسند کیا۔ اللہ انہیں خوش رکھے۔ آمین۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصرات

پولیس میں بہتری کا اہتمام

ایک روزنامے کے مطابق کمپیوٹر کا علیحدہ کیڈر بنانے کا فیصلہ، کمپیوٹر سنٹر کے سربراہ ڈی۔ آئی۔ جی۔ ٹیلی کمیونی کیشن۔ اعجاز اکرم ہوں گے طارق سلیم ڈوگر نگرانی کریں گے۔

پولیس گردی ختم

600 تھانے کمپیوٹر سے منسلک کر دیئے گئے۔ آئندہ ہر تھانہ کمپیوٹر کے ذریعے ایف آئی آر درج کرے گا۔ غلط ایف۔ آئی۔ آر۔ درج ہو سکے گی نہ پولیس غلط تفتیش کر سکے گی۔

چوری قتل ڈکیتی اغوا اور دھوکے کی وارداتوں میں اشیا کی تعداد' وزن' اور مالیت کم یا زیادہ نہیں لکھی جا سکے گی۔

سینیئر افسران بٹن دبا کر کوائف لے سکیں گے۔

غلط کوائف دے کر ضمانتیں نہیں ہو سکیں گی۔

بے گناہ افراد ناجائز مقدمات میں ملوث نہیں کئے جا سکیں گے۔

ٹاؤٹوں اور پیشہ ور گواہوں سے نجات مل جائے گی۔

جعلی برآمدگیوں کی پریس کانفرنسیں نہیں ہو سکیں گی۔ چوری شدہ اشیا صحیح حقداروں تک پہنچ سکیں گی۔

ناجائز سپرداریوں کا راستہ بند کر دیا گیا۔

لاہور۔ حکومت نے پنجاب بھر کے ۶۰۰ تھانوں کو کمپیوٹر سے منسلک کر دیا ہے۔ آئندہ سے ہر تھانہ کمپیوٹر کے ذریعے ایف آئی آر کا اندراج کرے گا۔ ایف۔ آئی۔ آر۔ کے اندراج کا جو طریق کار کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے۔ اس سے آئندہ نہ تو مدعی غلط ایف۔ آئی۔ آر۔ لکھوا سکے گا۔ اور نہ ہی پولیس کا تفتیشی عملہ غلط تفتیش کر سکے گا۔ آئندہ سے چوری' ڈکیتی' قتل' اغوا' دھوکا دہی کی واردات کی ایف آئی آر میں اشیاء کی تعداد۔ وزن۔ مالیت۔ کم یا زیادہ نہیں لکھی جائے گی۔ ملزمان کی گرفتاری' برآمدگی' ریمانڈ میں رکھنے کی میعاد' ضمانت کے وقت ہر وہ اختیار جس کا ناجائز استعمال عام آدمی کو تنگ کر سکتا ہے' پر مکمل کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔ اور تمام سینیئروں افسران کمپیوٹر کا بٹن دباتے ہی متذکرہ کوائف فوری طور پر حاصل کر سکیں گے۔

تعارف — مولانا عبد الباسط شاہد

مضامینِ لطیفہ

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کے نہایت مفید علمی معارف و نکات پر مشتمل مضامین اخبار الفضل و رسالہ الفرقان میں شائع ہوتے تھے۔ ان میں سے بعض 'مضامین لطیفہ' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ کتاب کی اشاعت کے وقت سلسلہ کے بزرگ علماء نے ان پر جو تبصرہ کیا وہ اس کتاب اور صاحب کتاب کا بہت عمدہ تعارف ہے۔

مشہور ماہر تعلیم حضرت قاضی محمد اسلم (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ صدر شعبہ نفسیات پنجاب یونیورسٹی) تحریر فرماتے ہیں۔ مضامین لطیفہ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف ہمارے نہایت ہی قابل احترام۔ خاموش۔ درویش طبیعت۔ علم اور عمل اور قال و حال میں یکساں قسم کے سکالر ہیں۔........جماعت میں ٹھوس شہرت حاصل کر چکے ہیں ہمیشہ کسی نئے مضمون پر ہاتھ مارتے ہیں یا کسی پرانے مضمون کو نئے انداز سے بیان کرتے ہیں۔ اس مجموعہ مضامین کے شروع میں اپنے احمدی ہونے کی داستان درج فرمائی ہے جو ان کے نفسیاتی اور روحانی تجارب اور خدا تعالیٰ کی دستگیری کا ایک عجیب بیان ہے۔ پھر چھوٹے بڑے مضامین درج ہیں جو پہلے سلسلہ کے رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان مضامین کو پڑھ کر روحانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ مضامین کیا ہیں؟ ......افاضات روحانی کی ایک زندہ اور چمکتی ہوئی دلیل اور (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے اس ارشاد کی لذیذ اور معطر تفصیل کہ (کلام پاک) صرف قصہ گو نہیں بلکہ اس کے ہر قصہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ روحانیت کی تمثیلی سرحدوں میں داخل ہو کر ایک حقیقت شناس۔ بیدار عاشق اور عارف دور از قیاس اور دور از کار دعاوی اور قیاسات سے دامن بچاتے ہوئے اور حقیقت اور یقین کی حدود قائم رکھتے ہوئے اپنے مافی الضمیر کا ابلاغ کر سکتا ہے۔ فاضل مصنف اس میں حیرت انگیز طور پر کامیاب رہے ہیں۔ ان کے لہجے کی متانت۔ زبان و بیان کا اعتدال اور دھیماپن ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ متعدد مقامات ایسے آئے جن سے گزرتے وقت مصنف کے لئے دل سے دعا نکلی۔ میری رائے میں یہ کتاب ہر احمدی کو پڑھنی چاہئے......"

اس مجموعہ میں حضرت مولوی صاحب کے پندرہ مضامین شامل ہیں۔ عنوانات میں تنوع ہے مگر ہر مضمون کلام اللہ کی شان ظاہر کرنے والا اور علم و معرفت کا روحانی خزانہ ہے جس کا لطف پڑھنے بلکہ بار بار پڑھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت مولوی صاحب قبول احمدیت کی داستان' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"...... انہی دنوں میں مجھے مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے افاضات علمی سے بھی وہاں مستفید ہونے کا موقع ملا۔ آپ صوفی منش۔ روشن دماغ۔ وسیع المشرب تھے۔ عام مولویوں کے برعکس آپ کی طبیعت تعصب مذہبی کے متعفنہ مواد سے پاک صاف تھی۔ آپ کھلے بندوں عموماً قادیان میں بھی جاتے تھے۔ حضرت (مولانا نور الدین......) کے درس میں شامل ہونے کا تو آپ نے کئی بار موقع پایا۔ حضرت (امام جماعت ثانی) سے بھی آپ کے مسند امامت پر متمکن ہونے سے پہلے کئی دفعہ مولانا موصوف کو تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ انہی تاثرات سے آپ کو بھی کلام الٰہی کے مطالعہ کا بہت شغف تھا۔ حالات حاضرہ کے مطابق کلام الٰہی کے خطابات کو نئے انداز میں پیش کرنے کا آپ کو اچھا خاصہ ملکہ تھا احمدیہ.... نظام سے متاثر ہو کر آپ

باقی صفحہ 7 پر

آپ کا خط ملا

شیخ عبد المنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ سے لکھتے ہیں۔

ٹیلیفون کلچر

الفضل ۸۔ جولائی ۹۵ء کے صفحہ ۳ پر چوکھٹے میں قارئین کے لئے تحریر ہے کہ جب آپ کسی اخبار میں کوئی مضمون یا خط یا خبر پڑھتے ہیں۔ تو یقیناً آپ کے دل میں کوئی خیال تو آتا ہو گا۔ آپ اس کے متعلق جو کچھ سوچتے ہیں۔ اگر اپنے خیالات کو ضبط تحریر میں لا کر مدیر کو ارسال کریں تو وہ آپ کا ممنون بھی ہو گا۔ اور اگر ممکن ہوا۔ تو وہ آپ کے خیالات کو اپنے قارئین تک پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا۔

مکرم مدیر صاحب الفضل کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار ٹیلیفون کلچر کے بارہ میں اپنے خیالات کو ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کرتا ہے جب سے ٹیلیفون کی گھر گھر میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ آج کی نسل جہاں اس سے پوری طرح فائدہ اٹھا رہی ہے۔ وہاں وہ لکھنے اور خیالات کو ضبط تحریر میں لانے سے......عاری ہوتی جا رہی ہے۔ آج کے نوجوان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آج کی مصروف دنیا میں نہ ان کے پاس اتنا وقت ہے۔ نہ وہ اس بارہ میں سوچ سکتے ہیں۔ کہ اپنے خیالات کو صفحہ قرطاس پر لانے کے لئے کچھ وقت نکالیں۔ وہ اس بات میں زیادہ آسانی پاتے ہیں۔ کہ اٹھایا ٹیلیفون کر لیا۔ چند منٹ میں اپنی خیریت بتلا دی اور دوسرے کی خیریت معلوم کر لی۔ یہ درست ہے کہ آج کی دنیا میں بہت سے لوگوں کے پاس اتنا وقت نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ حسب ضرورت لمبا چوڑا خط تحریر کر سکیں۔ یا مضمون بنا سکیں۔ خدا کے فضل سے خاکسار راقم کے دو بچے بیرون ملک ہیں۔ جب سے خاکسار کے پاس ٹیلیفون کی سہولت میسر ہوئی ہے۔ دونوں بچوں نے خط تحریر کرنا بہت کم کر دیا ہے۔ اور جب دل چاہا ٹیلیفون پر ہی بات کر لی۔ ان کے نزدیک یہ بات زیادہ آسان ہے۔ اس طرح میرے خیال میں ٹیلیفون کلچر کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔۔ اور تحریر کا ملکہ کم ہو رہا ہے اس موضوع پر الفضل میں پہلے بھی دو ایک خط شائع ہوئے ہیں۔ بیرون ملک جانے والے روزمرہ کی زندگی میں صبح شام بے شمار نئی چیزیں۔ نظارے اور پر فریب واقعات دیکھتے ہیں۔ لیکن وہ تمام باتیں جو ادھر کی سوسائٹی کے لئے عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ وہ ان باتوں اور عجائبات کو ضبط تحریر میں لانے سے عاری ہیں جن کو پڑھنے سے ترقی پذیر ممالک کے نوجوان فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

ڈونا میں فرق کیا ہے۔ بیلا ڈونا میں چونکہ باقی جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اس لئے گرم اور Cover ہونے کا مریض مطالبہ کرتا ہے۔ صرف ماؤف حصہ گرم ہے۔ اور اپیس کا سارا بدن جلتا ہے اور کسی قسم کی گرمی برداشت ہی نہیں۔ بلکہ بعض دفعہ آگ کے سامنے ایسے مریض کو بٹھایا جائے تو تشنج شروع ہو جائیں گے۔ بچوں کو بڑی شدید بیماری ہو جاتی ہے اور خاص طور پر بچوں میں احتیاط یہ بتائی جاتی ہے کہ جس بچے کو تشنج ہو تو پہلے پوری تحقیق کر لو کہ کس چیز کا مریض ہے۔ اگر Apis ہو تو گرم پانی دینے سے مر بھی سکتا ہے۔ تشنج اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ سانس کی اور خون کی نالیاں بند کر دیتے ہیں۔

جسم کے اوپر چھپاکی Rash دونوں میں ہے بیلا ڈونا اور اپیس میں۔ اور پلسٹیلا میں بھی نکلتی ہے۔ چھپاکی والی داؤں کی بڑی واضح تصویر ذہن میں رہنی چاہئے۔

ربوہ میں ایک دفعہ چھپاکیوں کا دورہ ہوا تھا تو میں نے پلسٹیلا اور بیلا ڈونا ملا کر ایک کمبی نیشن بنایا تھا جو کافی مفید رہا تھا۔

چھپاکیوں یا Rash کا ایک تو یاد رکھیں معدے سے تعلق ہوتا ہے۔ اگر معدے خراب ہوں اور اس کے نتیجے میں ہوں تو پلسٹیلا۔ نکس وامیکا وغیرہ اینا کارڈیم بھی۔ عام پہچان کے طور پر یہ دیکھ لیں کہ کوئی خاص Rash نمایاں نہ ہو۔ بہت موٹے موٹے دھپڑ نہ ہوں تو فاسفورس انہی علامتوں کے ساتھ بعض گرمی اور ورم کے ساتھ بہتر ہے۔ اگر ریش موٹے اور بڑے ہوں اور گرمی کی علامت بھی ہو تو اپیس Apis اس میں نمایاں علاج ہے۔

بیلا ڈونا کی Rash میں بے ترتیب موٹے موٹے دھبے نہیں پائے جاتے بلکہ عموی طور پر چمکدار سی Rash ہے اس کی۔ اپیس سے یقیناً اس کی Rash کم دائرے کی ہو گی۔ لیکن ورم اپیس کی طرح کی ہی ہو گی۔

پلسٹیلا میں پیاس کی کمی ہے اور ریش نسبتاً باریک ہے۔ یعنی اپیس کے مقابلے پر۔ اور گرمی کی علامتیں بے ترتیب توازن کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اپیس صاف پہچانی جاتی ہے یا پاؤں جل رہے ہیں یا ہاتھ جل رہے ہیں۔ اور مزاج الگ الگ ہے۔

اپیس کا مزاج غصے والا ہے۔ چڑ چڑا ہے۔ پلسٹیلا کا مزاج رونے والا ہے۔ بہت سی باتیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ مثلاً فاسفورس میں سخت ٹھنڈے پانی کی طلب لیکن جب معدے میں جا کر گرم ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے۔ ای تھوڑا سے بھی یہ علامت ملتی ہے بعض دفعہ ایک بے تعلق سی چیز سے ایک نشاندھی ہو جاتی ہے۔ آرم چھپاکی میں بہت اچھی دوا ہے۔ آرم ٹرائفلم Arum Trif آرم میور نہیں۔ لیکن آرم میں

عجیب بات ہے کہ ناک پر کھجلی بہت ہوتی ہے ہونٹوں کو بھی Pick کرتا ہے نوچتا ہے۔ السر میں بھی مفید ہے۔ اگر السر میں کتار ہو اور نزلاتی کیفیت ہو۔

بیلا ڈونا جہاں کام کرنا چھوڑ دے وہاں کلکیریا کی باری آ جائے گی۔ یا سلفر کی۔ بعض دفعہ بیلا ڈونا آپ کو سلفر میں لے جاتا ہے اور سلفر پھر کلکیریا میں لے جاتی ہے۔ تو کلکیریا کارب بہت سی دواؤں کا جنکشن ہے۔ لیکن اگر سلفر آپ کلکیریا کارب کے بعد دے دیں تو ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔ پھر ایک اور سٹیشن سے واپسی کرنی پڑتی ہے جس کا نام لائیکو پوڈیم ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کرنل عطاء اللہ کا انتقال عجیب سانحہ ہے! مسٹر جسٹس سجاد احمد جان اور کرنل عطاء اللہ اپنے مشترکہ دوست محمد اسلم خان خٹک صاحب سابق گورنر سرحد کے ہاں ان کے مہمان خانہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ رات کو جج صاحب اور کرنل صاحب ٹھیک ٹھاک سوئے! رات میں کہیں گیس کا ہیٹر بجھ گیا۔ گیس کمرہ میں جمع ہوتی رہی۔ جسٹس سجاد احمد جان تو جاں بر ہو گئے، مگر کرنل صاحب جاں بر نہ ہو سکے۔ رات کے سوئے پھر نہ جاگے! ہم نے یہ تفصیلات اخبارات میں دیکھیں کیونکہ جس وقت یہ حادثہ ہوا ہم جاپان میں تھے! اللہ تعالیٰ مغفرت کرے! ہم اپنے اس محسن دوست کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے!

جسٹس سجاد احمد جان صاحب کو ہمدردی کا خط لکھا۔ جواب' جاپان میں آیا۔ ان کے علم میں تھا کہ کرنل صاحب سے ہمارے تعلقات کیا ہیں۔ زیادہ حصہ انہی کی تعزیت پر مشتمل تھا! اب تو جج صاحب بھی اس دنیا میں نہیں ہیں ان کی وفات پر برادرم وسیم سجاد کو جو اب سینٹ کے چیئرمین ہیں، تعزیت کا خط لکھا تھا مگر وہ خط تو ہزاروں خطوں میں کہیں کھو گیا ہو گا کیونکہ جواب نہیں ملا! جواب تو کرنل عطاء اللہ صاحب کے تعزیت نامہ کا بھی نہیں آیا تھا۔ مگر چار سال بعد جب بیگم عطاء اللہ سے ملاقات ہوئی تھی آپ نے اس تعزیت نامہ کو یاد رکھا تھا اور ہمیں اس کا بالمشافہ جواب دیا تھا! ان کی آنکھیں تب بھی ڈبڈبائی ہوئی تھیں!

بقیہ صفحہ 6

بھی مبلغین اسلام کی ایک جماعت قائم کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ فاضلان دیو بند اور علی گڑھ کالج کے گریجوایٹوں کے امتزاج عناصر سے۔ ایک حزب الانصار تیار کر رہے تھے۔ اس حزب کی تیاری کے لئے نظارت المعارف القرآنیہ' نامی درسگارہ دہلی میں آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ آپ کے درس کے نوٹوں کا قلمی مجموعہ مجھے وہاں مدرسہ دار الرشاد

گوٹھ پیر جھنڈا میں دستیاب ہوا جس سے میں نے استفادہ کرکے احمدیت سے قبل ایک حد تک (کلام الٰہی کے فہم) کے لئے ذوق حاصل کیا۔"

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ حنیف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان احمد چدھڑ صاحب ساکن نمبر 10-C محلہ بیوت الحمد ربوہ قضاء الٰہی سے 15- جولائی 1995ء کو بعمر پچاس سال وفات پا گئی ہیں۔ موصوفہ کا جنازہ بیت المہدی میں مکرم ریٹائرڈ صوبیدار صلاح الدین صاحب صدر محلہ گول بازار نے پڑھایا۔ موصوفہ کی تدفین قبرستان عام ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مبارک احمد نجیب صاحب صدر محلہ بیوت الحمد ربوہ نے دعا کروائی خداوند کریم موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ امین۔

اعلان دار القضاء

○ (سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ بابت ترکہ سید ضیاء الحسن صاحب)

ورثاء مکرم بریگیڈیر ریٹائرڈ سید ضیاء الحسن صاحب ۵۲- ویسٹرج نمبر۱ راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم بریگیڈیر ریٹائرڈ سید ضیاء الحسن صاحب ولد سید ظہور الحسن صاحب. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر۱/۵ محلہ دار الفضل ربوہ برقبہ ۴ کنال الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ سید ریحان الحسن صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

۱- محترمہ سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم سید ریحان الحسن صاحب (بیٹا)
۳- مکرم ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب (بیٹا)
۴- مکرم ڈاکٹر سید ریب الحسن صاحب (بیٹا)
۵- محترمہ سیدہ رضوانہ ماریہ حسن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

صاحب ہمت بھی سمجھتی ہے لیکن دنیا کی نگاہ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں فرق ہے۔ جب تک دنیا کی نگاہ میں وہی کچھ ہو جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے اس وقت تک انسان کی کوشش بے نتیجہ ہوتی ہے۔

پس یہ دعا بھی کرو اور اللہ پر توکل بھی رکھو کہ وہ تمہاری اس دعا کو قبول کرے گا۔ اور جو اس نے تم سے مطالبہ کیا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو کچھ تم نے اس کے حضور پیش کیا اگر اس کے اندر کوئی خامی یا کمزوری یا کوئی شیطانی کیڑا بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان کیڑوں کو مار دے گا اور ان کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہاری پیشکش کو قبول کرلے گا اس رنگ میں کہ تمہیں زیادہ سے زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (از خطبہ 29- اکتوبر 1971ء)

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں. فضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE.	20/-	☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار، اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم • لیکوریا • ایام کی بےقاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون: 254634

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے ایم کیو ایم کی 4 تجاویز ماننے پر مشروط آمادگی ظاہر کی ہے۔ مذاکرات کے چوتھے راؤنڈ سے قبل وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے این ڈی خان نے ملاقات کی اور 4 تجاویز پر مشورہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا اگر ایم کیو ایم والے کراچی میں امن کی بحالی میں مدد دینے کو تیار ہیں تو ان کی تجاویز مان لیں گے آج کراچی میں ہونے والے مذاکرات میں حکومت ان تجاویز پر مثبت رد عمل ظاہر کرے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر الطاف گروپ نے ہتھیار نہ پھینکے تو پولیس مقابلوں میں مرتے رہیں گے۔ انہوں نے ایشیا ویک کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ مذاکرات فوج کے دباؤ پر نہیں کئے جا رہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبوں کی تقسیم کے عمل کی قیادت ہم نہیں کریں گے۔ اس سے پاکستان ٹوٹ سکتا ہے۔ انہوں نے دورہ ملائیشیا کے دوران دیئے گئے اس انٹرویو میں کہا کہ میرے پیشرو مسٹر نواز شریف نے سندھ میں فوج بھیجی تھی کیونکہ سول انتظامیہ صورت حال پر قابو پانے میں ناکام ہو گئی تھی۔ لیکن ہم داخلی سلامتی کے معاملات میں فوج کو ملوث نہیں کرنا چاہتے۔

○ پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے مختلف مقامات پر 8- افراد ہلاک ہو گئے۔ جہلم کے قریب 15 فٹ گہرا اور 25 فٹ چوڑا شگاف پڑ گیا۔ ملتان ایکسپریس بڑے حادثے سے بال بال بچ گئی۔ دریائے توی میں طغیانی آ گئی۔ سرگودھا کے کئی دیہات زیر آب آ گئے۔ کمالیہ میں بارش کے پانی سے تباہی آ گئی۔ گجرات میں 4- افراد کو سانپوں نے ڈس لیا۔ رسول بیراج پر تین بچے ڈوب گئے۔

○ کراچی میں پھر گولیاں چلنے لگیں۔ ۷- افراد ہلاک ہو گئے۔ اورنگی میں گھر گھر تلاشی سے 50- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ہسپتال میں فائرنگ کر کے حوالدار کو ہلاک کر دیا گیا دہشت گرد مسجد قصاباں کے قریب اندھا دھند گولیاں چلاتے رہے۔ نیو کراچی سے ہاتھ پاؤں بندھی ہوئی نعش برآمد ہوئی۔ کورنگی میں آپریشن کے دوران علاقہ کی مکمل ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔

○ سابق اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے کہا ہے کہ فوج کو کراچی میں بھیجنا ہی پڑے گا۔ انہوں نے سوال کیا کہ وزیر اعظم الطاف حسین سے ملاقات کے لئے کیوں جائیں۔ کیا وہ وائسرائے بنے بیٹھے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی کی بجائے کشمیر کو فتح کیا جائے۔ انہوں نے کہا میں ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔ حکومت سے سمجھوتے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آخر کار پاکستان لوٹنا اور مہاجروں کو حقوق دلانا ہے۔

○ حزب اختلاف وسط مدتی انتخابات کے لئے مہم چلائے گی۔ اپوزیشن نے اس بارے میں صدر سے رابطے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معتدل قومی سیاست دان صدر سے آئینی کردار ادا کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ رابطہ عوام مہم بھی چلائی جائے گی۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے رکن زہیر اکرم ندیم نے کراچی کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے ۷ نکاتی فارمولا پیش کیا ہے۔ انہوں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرے 7 نکات کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ان نکات میں کہا گیا ہے کہ اگر الطاف آنا چاہیں تو حکومت انہیں سہولتیں فراہم کرے ایسے نوجوان جو رضا کارانہ طور پر دہشت گردی سے تائب ہونے کو تیار ہوں انہیں جیل بھیجنے کی بجائے تربیت گاہوں میں بھیجا جائے۔ جو نوجوان اسلحہ حکومت کے حوالے کریں حکومت انہیں معاوضہ دے۔ تائب ہونے والے نوجوانوں کو گریڈ ایک سے سولہ تک کی تین ہزار ملازمتیں دی جائیں۔ روزگار کے لئے قرضے دیئے جائیں۔

○ نواب محمد احمد خان قتل کیس (جس میں ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی) میں بھٹو کے شریک مجرموں کے وکیل ارشاد قریشی نے ایک ایسے اعلیٰ سطحی کمیشن کے قیام کی تجویز پیش کی ہے جو صرف ایک نکتے پر تحقیقات کرے کہ سپریم کورٹ اور لاہور ہائی کورٹ میں اس کیس کی سماعت کے دوران مارشل لاء حکومت نے کتنی مداخلت کی اور اس میں جنرل چشتی کا کردار کیا رہا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے قومی فنانس کمیشن کی تشکیل نو کی ہے۔ اس کے چیئرمین وفاقی وزیر خزانہ ہوں گے۔

○ ایک بھارتی اخبار نے لکھا ہے کہ سیاح میجر مست گل کے کیمپ میں ہیں مست گل نے کشتواڑ میں ۱۹- ہزار فٹ کی بلندی پر تربیتی کیمپ قائم کر رکھے ہیں۔ اخبار نے الزام لگایا ہے کہ علاقے میں پاکستانی فوجی افسر بھی موجود ہے جہاں سے حملے کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یو کے کے موقعہ پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کی خصوصی نشریات

(☆ نشان شدہ پروگرام براہ راست نشر ہونگے)

جمعہ 28-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-00 جلسہ سالانہ کے کارکنان سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
5-30 ☆ خطبہ
7-15 ☆ لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب
7-30 ☆ تلاوت ونظم
8-00 ☆ افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

ہفتہ 29 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 ☆ تلاوت ونظم
خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
6-00 دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز اور جلسہ سالانہ کی جھلکیاں

اتوار 30 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 ☆ تلاوت ونظم
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

بیت الاقوامی مجلس عرفان
5-00 ☆ عالمی بیعت
6-30 جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب (ریکارڈنگ)

سوموار 31 جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4-30 جلسہ سالانہ کے تیسرے دن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب (ریکارڈنگ)
7-00 افریقن ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز
8-00 قصیدہ
8-15 عرب ڈیلیگیشنز کے انٹرویوز

دیہاتی خدام کیلئے سنہری موقع
ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکوں کی ضرورت ہے۔ دوران ٹریننگ ۱۰۰۰/ روپے ماہانہ وظیفہ اور رہائش کا انتظام بھی ہے۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائیگی
(میاں بھائی) پتہ برائے رابطہ
پٹھ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد
رانا اقبال برف خانہ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون 042-270936-271779

ربوہ کے گرد و نواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

اکسیر موٹاپا 30/
ہمدرد نسواں (حمید احمد) 20/
دوائی مفضل الٰہی بلائے اولاد نرینہ 150/
نوجام عشق 60/
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/
کلین اپ 20/
سفوف اکسیر شوگر 30/
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659